

دروازے پر اتنا سبزہ اُگ آیا ہے کہ اسے سبزہ زار کہنا چاہیے۔ جس کی بہار کا یہ عالم ہو، اس کی خزاں کے متعلق کیا کہا جائے ؟

کچے مکالوں یا ان مکالوں میں، جو اینٹ گارے یا پتھر گارے سے بنے ہوں، برسات کے موسم میں سبزہ اُگ آتا ہے۔ اہل خانہ موجود ہوں تو دیکھ بھال کے سلسلے میں سبزہ بھی اُگ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو دیکھ بھال نہیں ہوتی اور سبزہ فروغ پا کر درودیوار پر چھپا جاتا ہے۔ کھنڈروں میں ایسے نظارے عموماً ملتے ہیں۔ چونکہ سبزے کا اُگنا اور لہلہانا بہار کا منظر ہے اس لیے کہا کہ جس دیران اور برباد غمخانی کی بہار یہ ہے کہ ہر طرف سبزہ اُگا ہوا ہے، اس کی خزاں کے متعلق کچھ نہ پوچھنا چاہیے۔

۲۔ شرح : راستہ حد درجہ دشوار ہے اور ساتھی مسافروں نے جو ظلم کیے اور ستم توڑے، وہ ناقابل بیان ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ کاش ہم تنہا ہوتے، کوئی ہمارا ساتھی نہ ہوتا۔ راستے کی دشواری تو برداشت کر لیتے، مگر ساتھیوں کے ظلم و ستم سے تو محفوظ رہتے۔ اب تنہائی اور بیکسی کی حسرت دل میں لیے بیٹھے ہیں۔ ساتھیوں سے الگ ہو نہیں سکتے اور ان کے ظلم و جور برداشت کیے بغیر چارہ نہیں۔

۱۔ شرح :

صد جلوہ رو برو ہے، جو مژگاں اٹھائیے
طاقت کہاں کہ دید کا احساں اٹھائیے
ہے سنگ پر براتِ معاشِ جنونِ عشق
یعنی ہنوز منتِ طفلان اٹھائیے

آنکھ اٹھاتے ہی محبوب
کے سیکڑوں جلوے
سامنے آ جاتے ہیں۔ اس
کی ہر جلوہ گری نگاہِ
شوق پر احسان خاص ہے
ہم میں اتنی طاقت کہاں